پاکستان میں گھریلو تشدد کے قوانین: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں موافق و متصادم دفعات کا جائزہ

Domestic Violence Laws in Pakistan : Review of Compatible and Conflicting Provisions in the Light of Islamic Teachings

Hafsa Shehzadi
M.Phil. Scholar, Government College Women University (GCWU), Sialkot

Dr. Aqsa Tariq
Lecturer, Institute of Arabic and Islamic Studies, GCWU, Sialkot
Email: aqsatariq44@gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

Abstract
Domestic violence is one of the important problems among the social problems of present era; all the countries and societies are equally affected from it. And this is having a bad effect on the family system. In tenth to seven women who experience the violence in their daily routine. Apart from the women, the incidence of domestic violence against the children has reached a minimum. And daily basis, where six women are murdered or attempted murdered, eight are raped, 11 are battered and assaulted and the 32 are abducted. In addition to this, beating them for no reason, abusing them, subjecting them to mental torture, sexually assaulting them, making the children who work in the house victims of violence, subjecting them to all kinds of torture, on the elderly, weak and poor people. Even men are subjected to violence. The purpose of this research paper is what is domestic violence? What is the situation of domestic violence in Pakistan society? Islam advises us to be kind and kind to others, forbids the violation of relationships and gives such teachings that can deal with evils such as violence. So, the Muslims ask us to be peaceful with others and not to beat them. It is ordered to refrain. And it commands to love others and fulfill their rights. And guidance for this is taught through the Qur'an and Sunnah. The purpose of these laws is to protect women, to eradicate social evils, to deal with increasing crimes, to empower women, to end wrongful customs, social equality and to end domestic violence. For this reason, the objectives behind the creation of laws have been seen. And the effects of these laws on individuals and society have been examined. Thanks to these laws, there has been a reduction in the rate of violence in society. Poor and vulnerable people are oppressed. They have proved to be helpful and helpful in getting rid of the clutches. The word of justice and fairness has been raised.

Keywords: *Pakistani Act, Domestic Violence, Compatible Provisions, Conflicts, Islamic Teachings*

پاکستان بطور اسلامی ملک ایسے قوانین متعارف کرواتا جو اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ جس سے معاشرے میں بڑھتے ہوئے جرائم اور ان کی شرح کو کم کیا جاتا ہے۔ اگر یہی قوانین اپنی مرضی اور منشاء کے مطابق بنائے جائیں تو انصاف کی بجائے درندگی اور بے حیائی عام ہو جائے گی۔ خواہشات کے پوجاری معاشرے میں دندناتے پھریں گے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ بُرائیوں سے بھرپور اور من چاہے قوانین نافذ کرنے کی بجائے قرآن و سنت کے مطابق قوانین بنائے جائیں۔ پاکستان میں ایسے قوانین بنائے گئے ہیں جن کا مقصد انسان کو ظلم و زیادتی کے چنگل سے آزاد کروانا ہے۔ اسلام میں عائلی نظام کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ چونکہ گھر میں تمام افراد ماں، باپ، میاں، بیوی، بچے، بزرگ

اور ملازمین ہوتے ہیں۔ ان سب کی دیکھ بھال کرنا اور ان کے آرام و سکون کا خیال رکھنا ایک دوسرے پر ضروری ہے۔[1] پاکستان میں گھریلو تشدد کے متعلق قوانین میں کسی سے حسد کرنا، ٹوہ لگانا، اسکی پرائیوسی کو حذف کرنا، اسکی سیکیورٹی کے حوالے سے، کسی کی بے عزتی کرنا، اسکو ڈرانا اور دھمکایا پھر چاہے وہ دھمکی طلاق کی ہو یا گھر سے باہر نکالنے کی۔ جسمانی لحاظ سے مارنا پیٹنا شامل ہیں۔ تعزیرات قانون میں اگر ان جرائم کی سزا مقرر نہ ہو تو کم سے کم 6 ماہ اور زیادہ سے زیادہ 3 سال کی سزا دی جائے گی اور جرمانہ کم سے کم 20 ہزار ہو گا اور اگر جرمانہ ادا نہ کیا جائے گا تو تو مزید 3 ماہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔

مقصد تحقیق: زیر بحث عنوان میں اس مقصد تحقیق کو مد نظر رکھتے ہوئے "پاکستان میں گھریلو تشدد کے متعلق بننے والے قوانین کی موافق و متصادم دفعات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔

سابقہ تحقیق کا جائزہ: تقدس انسانیت اور عائلی خاندان کی اہمیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کئی مقالہ جات اور کتب تحریر کی جاچکی ہیں۔ اس مقالے میں ہمارے " عائلی قوانین سے متعلق پاکستانی اعلی عدالتوں کے فیصلوں کا اسلامی تعلیمات کے تناظر میں تحلیلی و تحقیقی جائزہ "[2] لیا گیا ہے۔ اس میں عدالتوں میں قوانین اور اسلامی تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی طرح کلثوم پراچہ کا تحریر کردہ مطالعہ " عائلی اختیارات کی بابت زوجین کے مابین معاہدہ کا تصور (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں) جائزہ "[3] جس میں زوجین کے درمیان متفقہ طریقے سے رہنے کی بات کی گئی۔ تشدد کے اسباب اس کے متعلق بننے والے قوانین کی معاشرتی کیا اہمیت ہے اس حوالے سے بھی مقالہ جات تحریر ہو چکے ہیں۔ جن میں "شادی شدہ خواتین پر گھریلو تشدد کے اسباب و اثرات کے حوالے سے ایک عمرانیاتی مطالعہ "[4] شامل ہے۔ اس کے علاوہ تحفظ نسواں ایکٹ" عائشہ رحمان، حکومت پنجاب کا تشدد کے خلاف تحفظ نسواں ایکٹ ۲۰۱۶ء کا تجزیاتی مطالعہ اور تعلیمات اسلام "[5] کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ محمد ارشد علی کی کتاب " حقوق انسانیت اسلام کی نظر میں "[6] اور محمد خالد متین کی کتاب " حقوق انسانی کی آڑ میں "[7] میں ان تعلیمات کی نشاندہی کی گئی ہے جو انسانیت اور ان کے حقوق کو بیان کرتی ہے۔

پاکستان میں بننے والے قوانین بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوتے ہیں۔ قوانین کا مقصد معاشرے کو پُر امن بنانا ہے۔ اور گھر میں ہونے والے تشدد اور مظالم کو روکنے کے لئے ایسے قوانین بنائے جاتے ہیں جن کا مقصد متاثرہ فرد کو ظلم و تشدد سے نجات دلانا ہے۔ اس کی روک تھام کے لئے پاکستان کے ہر صوبے میں الگ الگ قوانین بنائے گئے اور ان پر عمل درآمد بھی کیا گیا۔ اس مقالہ میں گھریلو تشدد کے متعلق بننے والے قوانین کی دفعات کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس میں اسلامی تعلیمات کے موافق و متصادم دفعات شامل کی گئی ہیں۔

موافق دفعات: موافق سے مراد جو متفقہ ہوں جس پر کثرت رائے ہو[8]۔ پاکستان میں گھریلو تشدد کے متعلق بننے والے قوانین میں ان دفعات کا ذکر کیا گیا جو کہ اسلام اور اس کی تعلیمات سے موافق ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔ زنا، قذف، لعان، زبردستی شادی، جسم فروشی کی نمائش کے لئے بیچنا اور خریدنا، قرآن سے شادی، وراثت سے محرومی، تشدد، عدالت کی حکم عدولی پر سزائیں شامل ہیں۔

1. **زنا:** زنا اصل میں عربی زبان کا لفظ جس کا مطلب کسی کے ساتھ بنا شادی کے ازدجی تعلق قائم کرنا پھر چاہے وہ جبری ہو یا رضامندی کے ساتھ ہو[9]۔ زنا کا مترادف بد فعلی و بدکاری ہے۔ زنا ایک ایسا عمل ہے جس سے معاشرے میں بے حیائی پھیلتی اور معاشرتی بگاڑ کا سبب بنتا ہے۔ اس کا مقصد نسب کو پاک رکھنا ہے معاشرے سے اس غلاظت کو ختم کرنا ہے۔ قرآن کریم میں حکم ہے: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾[10]

محمود النسفیؒ لکھتے ہیں: "جیسا کہ آیت کا ایک حصہ جس میں کہا گیا کہ (اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو) اس میں محل ہے اور اس پر مہر لگا دی گئی ہے۔ اگر میں اپنے آپ کو زنا سے دور رکھنا چاہتا ہوں تو اس کے اسباب جیسا کہ چھونا، بوسا دینا اور اسی طرح کے اسباب کو زنا کی طرف مائل کریں بعض کرنا ہے۔ تا کہ زنا نہ کروں (بے شک یہ کھلی بے حیائی ہے)۔ کیونکہ زنا ایک ایسا گناہ ہے جس کی وضاحت اور استدلال اس کو حدود سے باہر کر دے گا۔ (اور یہ بُرا راستہ ہے) اور راستوں میں سے بدترین راستہ ہے۔[11] سنن ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے! کہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: ((إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ))۔[12]

- **سیکشن 1860 کا ایکٹ XLV کے تحت سزا**

"جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ زبردستی جنسی تعلقات قائم کرتا ہے۔ جس میں عورت کی رضامندی شامل نہ ہو۔ یا کوئی گروہ مل کر کسی کی عصمت دری کرنے کی نیت سے آگے بڑھیں تو (خواتین کے تحفظ میں مجرموں کے قوانین کی ترمیم کا ایکٹ، 2006) کے **سیکشن 1860 کا ایکٹ XLV کے تحت دفعہ نمبر 374 کے مطابق** مجرم کو قید یا سزائے موت سنائی جائے گی اور جرمانہ بھی ہو گا"۔

2. **قذف:** قذف سے مراد جب کوئی بھی شخص کسی بھی مرد یا عورت پر زنا کا جھوٹا الزام لگائے قذف کہلاتا ہے۔ اور زنا کی تہمت کسی ایسے شخص پر لگائے جو عاقل ہو، آزاد ہو، مسلمان ہو اور اس کا بالغ ہونا ضروری ہو[13]۔ جب قاذف اس الزام کو سچ ثابت کرنے میں ناکام ہو جائے تو وہ سزا کا مستحق ہو گا۔ قرآن پاک میں اس کی سزا اسی کوڑے ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَرۡمُونَ ٱلۡمُحۡصَنَٰتِ ٱلۡغَٰفِلَٰتِ ٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ لُعِنُواْ فِي ٱلدُّنۡيَا وَٱلۡأٓخِرَةِ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٞ﴾۔[14] دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿وَٱلَّذِينَ يَرۡمُونَ ٱلۡمُحۡصَنَٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَأۡتُواْ بِأَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ فَٱجۡلِدُوهُمۡ ثَمَٰنِينَ جَلۡدَةٗ وَلَا تَقۡبَلُواْ لَهُمۡ شَهَٰدَةً أَبَدٗاۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ﴾۔[15] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہﷺ نے فرمایا: ((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ)) ۔[16]

- **1979 کے آرڈیننس vii کا سیکشن 5 کے تحت** مجرم کو سیشن عدالت کے تحت ایسے شخص کی سزا کوڑے مارنا یا اسی دھاریاں ہیں۔ ایسے شخص کی کو بنا وارنٹ کے گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔

3. **لعان:** لعان "لاعن" کا مصدر ہے۔ اور لعن سے ماخوذ ہے، جس کے لغوی معنی "ہٹا دینا" دور کر دینا" پچھاڑ دینا کے ہیں[17]۔ کیونکہ اس کے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔ اس کی اصطلاحی معنیٰ میاں بیوی کے درمیان ایک دوسرے پر الزام کے اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت کی گواہی دینا لعان کہلاتا ہے۔[18] لعان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿وَٱلَّذِينَ يَرۡمُونَ أَزۡوَٰجَهُمۡ وَلَمۡ يَكُن لَّهُمۡ شُهَدَآءُ إِلَّآ أَنفُسُهُمۡ فَشَهَٰدَةُ أَحَدِهِمۡ أَرۡبَعُ شَهَٰدَٰتِۭ بِٱللَّهِ إِنَّهُۥ لَمِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴾۔[19] نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا ((أَنَّ رَجُلًا رَمَى امْرَأَتَهُ ، فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَلَاعَنَا كَمَا قَالَ اللَّهُ ، ثُمَّ قَضَى بِالْوَلَدِ لِلْمَرْأَةِ ، وَفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ))۔[20]

- **ضابطہ فوجداری 1898 کا ایکٹ V کے شیڈول II کے سیکشن 396C کے تحت سزا**

اگر کوئی زنا کا جھوٹا الزام لگائے گا تو فرسٹ کلاس مجسٹریٹ عدالت کے تحت اس کا پانچ سال تک کی قید اور دس ہزار تک کا جرمانہ ہو سکتا ہے۔ اسلام میں جبر سے کام لینے کا قائل نہیں ہے پھر چاہے وہ دینی معاملات ہوں یا دنیاوی ہوں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: "﴿لَآ إِكۡرَاهَ فِي ٱلدِّينِ﴾[21] ترجمہ: "دین میں کوئی جبر نہیں ہے"۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: ((انَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي ، قَالَ : رِضَاهَا صَمْتُهَا))" ۔[22]

4. **جسم فروشی / جسم کی نمائش کر کے خریدنا اور فروخت کرنا:** جسم کی نمود و نمائش ایک عام رواج اور ایک پیسے کمانے کا دھندا بن چکا ہے ۔پاکستان میں جسم فروشی ایک کاروبار بن چکی ہے۔ اسلام میں زیب و زینت کو غیروں کے سامنے ظاہر کرنے کی ممانت کی گی ہے۔ اور اس زینت کے عوض پیسے کمانے کو حرام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: ﴿وَقُل لِّلْمُؤْمِنَٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَٰرِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ﴾[23]

- **تعزیری قانون (خواتین کے تحفظ میں مجرموں کے قوانین کی ترمیم کا ایکٹ، 2006) کے سیکشن 1860 کا ایکٹ XLV کی دفعہ نمبر 371A اور 371B کے تحت سزا**

ناجائز اور جنسی مباشرت کی غرض سے کسی بھی شخص کو فروخت کرنے اور خریدنے والے کے لئے سزا قید جو کہ پچیس سال تک بڑھ سکتی اور جرمانہ بھی ادا کرنا ہو گا۔[24]

5. **زنا بالجبر:** زنا بالجبر جو کسی مظلوم کی رضامندی کے خلاف یا اس کی رضامندی اس صورت میں حاصل کرنا جب اس کو ہلاکت یا موت کا خوف دے کر حاصل کی جائے۔ ایسے کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے زمین میں فساد برپا کرنے والا قرار دیا جو کہ نسل انسانی کے خلاف ایک جرم ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔ ﴿وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي ٱلْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ ٱلْحَرْثَ وَٱلنَّسْلَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْفَسَادَ﴾ [25]

امام قرطبی (۶۸۱ھ) تفسیر الجامع الاحکام القرآن میں لکھتے ہیں۔ امام قرطبی نے زنا بالجبر کو حاربہ کے ساتھ تشبہ دی کہ جس طرح زبردستی مال لوٹا جاتا تو اسی طرح زبردستی کسی کی عزت لوٹنے کو حربہ قرار دیا ہے۔ زنا بالجبر کے ذریعے عزت لوٹنا کسی کا مال لوٹنے سے بھی زیادہ بر تر ہے۔[26] ﴿وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾[27]

- **تعزیری قانون (خواتین کے تحفظ میں مجرموں کے قوانین کی ترمیم کا ایکٹ، 2006) کے سیکشن 1860 کا ایکٹ XLV کی دفعہ نمبر 374 کے بعد 375 اور 376 کا بھی شامل کیا گیا۔**

جس کے تحت اگر کوئی کسی کے ساتھ زبردستی جنسی تعلق بناتا ہے تو اس کی سزا سزائے موت یا قید جو کہ پچیس سال تک ہو سکتی اور جرمانہ بھی ادا کرنا ہو گا۔ اور اگر اس کا جرم کا ارتکاب ایک سے زیادہ افراد کریں تو ان میں سے ہر ایک کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا ہو گی۔

6. **وراثت میں حق نہ دینا:** وراثت سے مراد کسی بھی فرد کی موت کے بعد اس کی چھوڑا ہوا مال و دولت، جائیداد اس کے ورثہ میں تقسیم ہوتا ہے۔ اور میراث کے حصے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہیں۔ اسلام مرد اور عورت کو برابر کے حقوق دیتا ہے اور جس طرح کا مردوں کو جائیداد میں حصہ مقرر ہے اسی طرح عورتوں کا بھی حصہ مقرر ہے۔[28] وراثت کی تقسیم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ ٱلْوَٰلِدَانِ وَٱلْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾[29]

- **(خواتین مخالف طرز عمل کی روک تھام ایکٹ، 2011) کی دفعہ نمبر 498A کے تحت سزا**

اگر کوئی شخص کسی کو جائیداد سے محروم کرے گا تو اس کو کم سے کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ دس سال قید کی سزا اور دس لاکھ تک جرمانہ یا دونوں بھی ہو سکتے ہیں۔

7. **قرآن سے نکاح:** قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب ہے جو کہ انسانوں کی ہدایت کے لیے اتارا۔ یہ ایک ہدایت و رشد کتاب ہے نہ کہ اس سے نکاح کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو پیدا کیا اور ان کے درمیان نکاح کا مقدس رشتہ قائم کیا تا کہ ایک تو نسل کشی ہو سکے

اور دوسرا ایک مہذب تہذیب پروان چڑھ سکے۔اس کے لیے ان کا ایک دوسرے سے نکاح ضروری ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کے رشتے اور مقدس تخلیق کو یوں بیان کیا ہے۔جیسا کہ ارشاد ہے:﴿وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّلْعَٰلِمِينَ﴾ [30]

مولانا مودودی اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں اس آیت کرتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو جنس میں پیدا فرمایا اور ان سے نسل کشی فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ نے جو نظام کائنات رکھا وہ باخوبی چلتا رہے۔ان میں سے کسی ایک کے نہ ہونے سے نسل انسانی ممکن نہیں ہے۔[31]

- **پاکستان کے پینل کوڈ کی دفعہ 498C کے تحت سزا**

کے مطابق جو کوئی کسی عورت کو قرآن سے شادی پر مجبور کرے تو اس کی سزا کم از کم تین سال اور زیادہ سے سات سال قید کی سزا اور ساتھ جرمانہ بھی کیا جائے گا۔

8. **تشدد:** تشدد کا مطلب ظلم وزیادتی، جبر، سختی اور قوت کے ہیں۔تشدد سے مراد کسی بھی شخص پر اپنی طاقت و قوت کا استعمال کرتے ہوئے اس کو تکلیف پہنچانا ہے۔تشدد کسی بھی صورت میں ہو سکتا خواہ وہ جسمانی، ذہنی، سماجی، معاشی اور معاشرتی بھی ہو سکتا ہے[32] اس طرح قرآن پاک میں تشدد مختلف معنٰی میں استعمال ہوا ہے۔﴿وَٱشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا۟﴾[33] "اور ان کے دلوں پر مہر لگا دی پس وہ ایمان لانے والے نہیں"۔

اس آیت کی تفسیر میں امام ابن کثیرؒ (متوفی:884ھ) لکھتے ہیں: جب موسیٰؑ اور ہارونؑ کو یقین ہو گیا کہ ان کے دل سخت ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کی قوم کے دلوں پر مہر لگا دی اور فرعون میں اب خیر کی کوئی امید باقی نہیں ہے اور نہ ہی فرعون اور اس کی قوم میں پیدا ہونے والی نسل ایمان نہیں لانے والی ہے۔تو موسیٰؑ نے غضب میں آکر اللہ تعالیٰ سے فرعون کی ہلاکت کی دعا فرمائی جس پر ہارونؑ نے آمین کہا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی[34]۔

﴿ٱلرِّجَالُ قَوَّٰمُونَ عَلَى ٱلنِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ ٱللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَآ أَنفَقُوا۟ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ ۚ فَٱلصَّٰلِحَٰتُ قَٰنِتَٰتٌ حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ ٱللَّهُ ۚ ---------﴾-[35]

امین احمد اصلاحیؒ اپنی تفسیر تدبر القرآن میں لکھتے ہیں۔ اس آیت میں تو پہلے مرد کی حاکمیت کو بیان کیا گیا کیوں کہ گھر ایک ریاست ہے اور کما کر اپنی بیوی بچوں کے معاشی اور ان کی کفالت کی ذمہ داری اٹھاتا ہے، جبکہ عورت طبعی اور جسمانی طور پر کمزور ہوتی ہے۔دوسرا حصہ ﴿حَٰفِظَٰتٌ لِّلْغَيْبِ﴾ کا مطلب مرد اور عورت ایک دوسرے کا لباس ہیں اور ایک ودسرے کے ہم راز ہوتے ہیں اور عورت مرد کی غیر موجودگی میں ان کی اس کے گھر اور عزت کی حفاظت کرتی ہیں۔اور مردوں کو اگر عورتوں کی سرکشی کو ڈر ہو تو پہلا طریقہ ان کا سمجھاؤ ان کی اصلاح کرو۔دوسرا طریقہ اسن کی بستر الگ کر دو اور تیسرا طریقہ ان کو مار کر سزا دو۔لیکن اس قدر نہ مارو کہ ان کے نشان بنیں۔اور اگر وہ سدھر جائیں تو ان پر مار کی دوسری وجوہات تلاش نہ کرو۔[36] اس آیت میں پہلے تو مرد کی حاکمیت، عورت کی نگہداشت کرنے، معاشی ذمہ داریاں پوری کرنے اور ان کا تحفظ دینے کا حکم دیا گیا۔اور ان کے بگاڑ پر ان کو نصیحت کرنے اور ان کی اصلاح کا حکم دیا۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ ((انَّ الدِّينَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ))-[37] "بے شک دین سہل ہے جو شخص دین میں سختی اختیار کرے گا۔پس اپنے

اعمال میں پختگی اختیار کرو تو دین اسلام تم پر غالب آجائے گا۔ اور اپنے اعمال میں میانہ روی اپناؤ۔ اور قریب رہو اور خوش ہو جاؤ۔ اور مدد حاصل کرو صبح اور دوپہر کی عبادت کرنے سے"۔

- **گھریلو تشدد بل (روک تھام اور تحفظ) ایکٹ، 2013 کے سیکشن 5 کے تحت سزا**

اگر کوئی شخص کسی پر الزام تراشی، جذباتی بدسلوکی، جسمانی تکلیف، کردار کشی، اشتعال خیز جملے، بیوی پر بد اخلاقی اور پاگل پن کا الزام لگانا، پریشان کرنا، بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ رہنے پر مجبور کرنا، کسی کے سامنے نیچا دیکھانا، جنسی زیادتی کرنا، معاشی ضروریات کا پورا نہ کرنا تو یہ قابلِ جرم ہے اور اس کی سزا کم سے کم چھ ماہ کی قید اور دس ہزار تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

9. **عدالت کی حکم عدولی کرنا:** اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا خالق و مالک ہے اسی کی بادشاہت و حکمرانی ہے۔ اور تمام کائنات اسی کے حکم کی پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ ﴿"وَلَهُۥٓ أَسْلَمَ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا"﴾۔ [38] لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنے رسولؐ کی بھی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ان کے بعد امراء کی حکم بجا آوری کا حکم دیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت ضروری ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ نمائندہ کی اطاعت بھی ضروری سوائے اس کے کہ وہ دینِ اسلام کے برخلاف نہ ہوں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾۔[39]

اولی الامر سے مراد مجتہدین ہیں جو اسلامی عشریعہ میں اجتہاد اور استنباط کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور درپیش مسائل کو قرآن و سنت کے مطابق اس کا حل کرنے والے ہوں۔ اس آیت میں اجس بات پر زور دیا گیا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کا حکم مانو اور تم میں سے جو حکم و محکوم ہے۔ اگر وہ اسلام کے منافی احکامات دینے لگیں تو حیات رسولؐ کی طرف رجوع کرو اور کتاب و سنت کا حوالا پیش کرو۔[40] امیر کی اطاعت کے متعلق نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: ((إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا قَادَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ))۔[41]

- **بلوچستان میں گھریلو تشدد (روک تھام اور پروٹیکشن) ایکٹ 2014ء کے تحت سزا**

اگر کوئی عدالت کی حکم عدولی کرے گا تو اس کی سزا کم سے کم چھ ماہ اور جرمانہ جو کہ متاثرہ فرد کو دیا جائے گا۔ جو کوئی دو سے تین دفعہ اس کا مرتکب کرے گا۔ تو کم سے کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ دو سال کی سزا اور دو لاکھ جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

- **پنجاب پروٹیکشن آف ویمن اگینسٹ وائلنس 2016 (2016 کا XVI) کے تحت** اگر کوئی شخص عدالت کے کام میں مداخلت کرے گا اور GPS ٹریکر کے کام میں رکاوٹ ڈالے گا تو اس کو ایک سال کی سزا اور پچاس ہزار سے ایک لاکھ تک جرمانہ ہو سکتا ہے اور اگر کوئی ایک سے دوسری دفعہ خلاف ورزی کرے گا تو دو سال کی قید کی سزا اور ایک سے دو لاکھ تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

متصادم دفعات: متصادم سے مراد متفرق کے ہیں[42]۔ پاکستان چونکہ ایک اسلامی ملک ہے اور اس میں بننے والے قوانین بھی اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہوتے ہیں۔ پاکستان میں گھریلو تشدد کے متعلق بننے والے قوانین جو کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں وہاں پر چند ایسی دفعات بھی ہیں جو کہ اسلام کے منافی ہیں۔ اور ان کی بدولت جہاں معاشرے میں سدھار آسکتا معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا وہاں ان متصادم دفعات کے غلط استعمال سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو سکتا۔ گھریلو تشدد کے متعلق بننے والے قوانین کا بغور جائزہ لینے کے بعد ان دفعات کو بیان کیا گیا جو کہ اسلام اور اس کی تعلیمات کے منافی ہیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں۔ عورت کی نافرمانی، میاں بیوی کے درمیان تفریق کا باعث، غلط شکایت درج کرانے

کے بعد جھٹلانا، پراپرٹی پر قبضہ۔،شوہر کو GPS کڑا یا بریسلیٹ پہنانا، کیس کی ویڈیو اور ریکارڈنگ حکومتی ویب سائٹ ہر اپ لوڈ کرنا، بار بار شکایت درج کرانے کا حق اور انکوئری افسران کا بنا اجازت گھر میں گھسنا وغیرہ شامل ہیں۔

1. **عورت کی نافرمانی:** عورت کی نافرمانی کے متعلق قرآن وسنت میں ذکر کیا گیا اور عورتوں کا نافرمانی سے منع کیا گیا اور اپنے شوہر کی اطاعت کا حکم دیا اور شوہر کو بھی ان کو اچھے طریقے سے وعظ ونصیحت کا حکم دی ہے۔ ﴿وَالَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ﴾۔[43] "اور اگر تمہیں ان کی سرکشی کا خوف ہو تو ان کو نصیحت کرو"۔ اس آیت کی تفسیر میں محمد شفیعؒ لکھتے ہیں۔ "اگر گھر میں کوئی لڑائی جھگڑا ہو جائے اور اس کی نافرمانی کا خوف ہو تو ان کو نصیحت کرو لیکن اس کے باوجود بھی اگر تمہیں عورت کی سرکشی کا اور اس کے رشتے کی بقاء کا ڈر ہو تو ان کی اصلاح کرو۔ اور بنا کسی تیسرے کی مداخلت اس مسئلے کا حل تلاش کرو۔ ان سے ناراضگی کا اظہار کرو۔ ان کے بستر الگ کر دو اور ان کا معمولی مار کی سزا دو"۔[44] اسی طرح عورتوں کی نصیحت کے حوالے سے ابی سعید الخدری سے روایت ہے آپﷺ نے ارشاد فرمایا:((تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ ، فَقُلْنَ : وَبِمَ يَا رَسُولَ اللهِ ، قَالَ : تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا ر فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَيْتُ))۔[45]

- **گھریلو تشدد قوانین 2020،2014،2013 کے تحت** عورت جب چاہے عدالت میں درخواست جمع کرواسکتی ہے۔ اس طرح وہ سمجھوتہ کرنے کی بجائے چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑ جھگڑ کر الگ ہونے کی دھمکی دی سکتی ہے اس سے نظام معاشرت تباہ وبرباد ہو کر رہ جاتا جو کہ اسلام کی تعلیمات کے منافی ہے۔

2. **میاں بیوی کے درمیان تفریق:** میاں بیوی معاشرے کا اہم ترین جزؤ ہیں جن کے صحیح رہنے سے معاشرے میں سنوار اور اس کے درمیان اختلافات سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ اگر ان کے درمیاں کسی مسئلہ درپیش آتا تو وہ اس کو دانش مندی سے حل کریں تاکہ اس کی وجہ سے ان کے گھریلو معاملات میں خرابی پیدا نہ ہو۔ اور آپس میں صلح صفائی سے رہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَإِنِ ٱمْرَأَةٌ خَافَتْ مِنۢ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ أَن يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَٱلصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ ٱلْأَنفُسُ ٱلشُّحَّ ۚ وَإِن تُحْسِنُوا۟ وَتَتَّقُوا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾ [46]

تبیان القرآن میں غلام رسول سعیدیؒ رقمطراز کرتے ہیں۔ "اس آیت کی تفسیر میں عورتوں کو نصیحت کی جارہی ہے کہ اگر تمہیں اپنے شوہر سے بے رغبتی کا اندیشہ لاحق ہو اور بیوی طلاق نہ لینا چاہے اور اپنے شوہر سے ساتھ رہنا چاہے تو وہ اپنے چند حقوق ساقط کر دے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی طبعیت کو بیان کیا ہے اور طمع ولالچ کہ ان کے دلوں میں فطری ہے۔ بیوی اس لیے کہ شوہر اس کی ضروریات زنگی کو پوری کرے اور شوہر اس لیے کہ وہ بیوی سے حق مہر معاف کروائے اور اپنی من چاہی بیوی کے ساتھ رہے۔ اور اگر وہ اپنے کچھ حقوق صلح کے ساتھ رہنے کے لیے چھوڑ دے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے"۔[47]

اسی طرح عورت کو بھی چاہیے کہ وہ اپنا گھر بسانے اور طلاق سے بچنے اور اپنی آخرت سنوارنے کے لیے اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور اس کی راضی رکھے اور اس کی رضا میں راضی رہے۔ اور ایسے شخص کو بہترین قراد دیا جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔ ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: ((خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ)).[48]"تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہتر ہوں"۔ عورتوں سے علیحدگی اختیار کرنے کے متعلق نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مَا أَحَلَّ اللَّهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ .)) ۔[49]

- **گھریلو تشدد ایکٹ کے 2021، 2020، 2014، 2013** اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر نہیں رہنا چاہتی تو وہ عدالت میں درخواست درج کرنے کے بعد اس سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہے اور عدالت اس کو کسی محفوظ مقام یا کسی شیلٹر ہوم میں منتقل کر سکتی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک عورت اپنے گھر میں باہر کی نسبت زیادہ محفوظ ہے۔ اس کے تحت یہ اسلام مے منافی ہے۔

3. **غلط شکایت درج کرانے کے بعد جھٹلانا:** فاسق سے مراد جھوٹا، پھر جانے والا، غلط اطلاع دینے والا۔

"الفسق في اللغة: الخروج عن الطاعة، وعن الدين، وعن الاستقامة. والفسق في الأصل خروج الشيء من الشيء على وجه الفساد، ومنه قولهم: فسق الرطب: إذا خرج عن قشره. وفي الاصطلاح قال الشوكاني: هو الخروج عن الطاعة وتجاوز الحد بالمعصية. والفسق يقع بالقليل من الذنوب إذا كانت كبائر ، وبالكثير"-[50]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقُۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ﴾-[51] حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ ﴿كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ﴾-[52] "کافی ہے کسی شخص کا گنہگار ہونا کہ وہ یقین کرلیتا ہے ہر سنی سنائی باتوں پر"۔

- **پنجاب پروٹیکشن آف ویمن اگینسٹ وائلنس 2016 (2016 کا XVI) کے تحت** اگر کوئی شخص جھوٹی شکایت درج کرائے گا تو اس کو تین ماہ کی سزا اور ایک ہزار سے پچاس ہزار تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

4. **پراپرٹی پر قبضہ:**

- **گھریلو تشدد بل (روک تھام اور تحفظ) 2013ء سندھ ایکٹ 2013ء کا XX کے تحت**

متاثرہ شخص اگر میاں بیوی کے درمیان کسی قسم کے جھگڑے اور تناؤ کی وجہ سے اس کے درمیان ناچاقی بڑھ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ آپس کے معاملات کو صلح صفائی سے تہہ کریں اور اگر ان کے درمیان صلح کسی صورت ممکن نہ ہو تو ان کے درمیان علیحدگی کرانے کی دو صورتیں ایک یا تو وہ شوہر اس کو طلاق دے دے یا وہ عورت اپنے شوہر سے خلع لے۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو طلاق دے تو اس کا حق اس کو دے۔ یعنی اس کا حق مہر اس کو احسن طریقے سے دے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًاۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُواْ بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُواْ شَيْـًٔا وَيَجْعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا﴾[53]

اگر میاں بیوی کے درمیان ناچاقی بڑھ جائے تو حالات سنگین حد تک بگڑ جائیں تو ان حالات کو ساز گار بنانے کی ممکنہ حد تک کوشش کی جائے۔ کیونکہ میاں بیوی کا رشتہ اتنا کھوکھلا اور کچھ نہیں ہوتا کہ آندھی کے ایک تیز جھونکہ اسکو لے اُڑے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے۔ ﴿وَإِنْ أَرَدتُّمُ ٱسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَءَاتَيْتُمْ إِحْدَىٰهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُواْ مِنْهُ شَيْـًٔاۚ أَتَأْخُذُونَهُۥ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾[54] اگر بیوی خلع کا دعویٰ کرے تو شوہر کا دیا ہوا مال واپس طلب کرے جیسے کہ تحائف، جائیداد، اور دوسرے قیمتی مال پر عورت کا کائی حق نہیں رہتا اس کو ہر صورت واپس کرنا پڑے گا۔ ان قوانین میں بیان کی گئی دفعات کا تعلق تو اگر شوہر کے طلاق کے ساتھ منسوب کیا گیا پھر تو اسلام کی تعلیمات کے موافق ہے اور اگر متاثرہ عورت خلع کے بعد کسی بھی مال ومتاع کی حقدار نہیں رہتی تو ایسی دفعات اسلام

کے متصادم ہیں۔ تو متاثرہ خاتون کے کام کرنے کی جگہ، شیلٹر ہوم، یا کسی ایسی جگہ جہاں پر متاثرہ فرد رہا ہو کسی کو بھی اس سے ملنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

5. **شوہر کو GPS کڑا یا بریسلیٹ پہنانا:**

گھریلو تشدد (روک تھام اور تحفظ) ایکٹ، 2022 کے مطابق اگر کسی متاثرہ فرد کو جان، عزت و ناموس کا خطرہ لاحق ہو تو مدعاعلیہ کو حکومت جی پی ایس (گلوبل پوزیشنگ سسٹم Globel Positioning System Tracer) ٹریکر پہنایا جائے گا۔ اس کا مقصد مدعاعلیہ کی حرکات کو جائزہ لیتے رہنا ہے۔ ٹریکر کو US فورس نے نے سب سے پہلے ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء میں آرمی نے سیٹلائٹس کا افتتاح کیا تھا لیکن اس کے بعد پھر ۱۹۷۳ء میں ہونے والے ایک قتل کے کیس کے سلسلے میں استعمال کیا گیا تھا۔ جو کہ غلطی سے ائیر بیس میں گھس گیا اس کے بعد اس کو لازمی قرار دیا۔ اس کے بعد ۲۰۱۲ء اور ۲۰۱۳ء میں جی پی ایس ٹریکنگ کا بل پاس کیا گیا۔[55] ٹریکر کا مقصد کو مجرموں کی نشان دہی کرنا اور ان کی حرکات و سکنات پر نظر رکھنا ہے۔ کسی بھی شخص کے لیے یہ توہین کی بات ہے بہت کم لوگ اس پر متفق ہوتے ہیں اور اس ناپسندیدگی یا کراہت کی بنا پر طلاق کے ہونے کے امکانات زیادہ ہوسکتے ہیں۔

اللہ سبحان و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ ٱلَّذِى عَلَيْهِنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَٱللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ [56]"اور ان کو بھی ویسے ہی حق ہے جیسے ان پر مردوں کا حق ہے۔ اچھائی کے ساتھ، اور مردوں کو عورتوں پر درجہ فضیلت دی ہے، بے شک اللہ غالب اور حکمت والا ہے"۔ مرد کو اللہ تعالیٰ نے عوروتون سے ایک درجہ بلند رکھا ہے۔ کیونکہ مرد کو عورت کا نگہبان قرار دیا ہے۔ شوہر کی فضیلت کے متعلق نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ترمذی میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ ((لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا))[57]"اگر تمہیں خدا کے بعد سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے"۔ اگر شوہر کو جی پی ایس کڑا پہنا دیا جائے تو اس کی عزت و نفس مجروح ہو گی۔ اور اس کو اپنے لیے توہین سے کم نہیں سمجھے گا۔ اس سے بہتر وہ اپنی بیوی کا طلاق دینے کو ترجیح دے گا۔ اس طرح معاملات ٹھیک ہونے کی بجائے مزید خراب ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔

6. **کیس کی ویڈیو اور آڈیو کی ریکارڈنگ حکومتی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنا:** گھریلو تشدد قوانین میں یہ بات واضح الفاظ میں لکھی گئی ہے کہ اگر کوئی بھی گھریلو تشدد کے متعلق شکایت درج کرواتا تو اس کے کیس کی سنوائی سات دن کے اندر اندر شروع ہو جائے گی اور اس کیس کی تفصیلات حکومتی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنا جس پر عام لوگوں کی رسائی آسان اور یقینی ہو سکے۔ اس طرح تو معاملات صحیح ہونے کی بجائے مزید خراب ہو سکتے ہیں۔ اگر متاثرہ شخص چھپ کر اپنے اوپر ہونے والے تشدد کے خلاف شکایت درج کرواتا تو اس کو یہ مطلب تو نہیں کہ حکومت اس بات کی تشہیر کرے۔ اس کیس کی تفصیلات اگر ویب سائٹ پر میسر ہوں تو پھر ہر کوئی دیکھ کر کہے گا کہ فلاں شخص نے اپنے اوپر ہونے والے تشدد کی شکایت درج کروائی اس طرح جس لے خلاف یہ شکایت ہو اس تک خبر پہنچ سکتی اور معاملات مزید بد سے بدتر ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی رازداری کے ساتھ شکایت درج کرواتا تو حکومت کو بھی چاہے کہ وہ اس کی تشہیر نہ کرے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ ((وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [58] دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ((إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ))[59] اگر تو درج کروائی گئی شکایت کو چھپا کر رکھنے کو کہا جائے تو حکومت اس کو سرے عام عوام کے سامنے لے آئے تو مدعاعلیہ چوکنا ہو جائے گا اور ہو سکتا غصے اور طیش میں آکر مزید متاثرہ شخص پر مظالم ڈھائے۔ اس طرح یہ دفعہ اسلام کے منافی ہے۔

- **پنجاب پروٹیکشن آف ویمن اگینسٹ وائلنس ایکٹ 2016 کے تحت** کسی بھی کیس کی ریکارڈنگ ایپ لوڈ کرنا یعنی کیسی کی پرائیویسی کو حذف کرنا غیر اسلامی ہے۔ جو کہ معاشرے میں بگاڑ کا سبب بن سکتا ہے۔

7. بار بار شکایت درج کرانے کا حق:

گھریلو تشدد کے قوانین 2021، 2020، 2014، 2013 میں یہ بات شامل کر دی گئی ہے کہ متاثرہ فرد ایک دفعہ تشدد کے بارے میں درخواست جمع کروانے کے بعد دوبارہ بھی تشدد کے متعلق درخواست جمع کرانے کا حق رکھتا ہے۔ ہذا دفعہ غیر اسلامی ہے۔ اگر دو فریقین کے بیچ اگر معاملہ مصالحت سے طے پایا گیا تو تھوڑی سی ناچاقی کی بنا پر متاثرہ فرد دوبارہ درخواست دے سکتا۔ اس سے یہ ہو گا کہ سمجھوتہ کرنے والا شخص اس معاملے سے اُکتا کر یا تو اپنی بیوی کو طلاق ہی دے دے گا یا اگر کوئی شخص وہ متاثرہ فرد کا مزید گھیرا تنگ بھی کر سکتا ہے۔ جس سے دونوں افراد کے درمیان صورتحال بڑھ کر سنگین حد درجہ اختیار کر لے گی۔

8. انکوئری افسران کا بنا اجازت گھر میں گھسنا:

گھریلو تشدد قوانین 2021، 2020، 2014، 2013 اور پنجاب پروٹیکشن آف ویمن اگینسٹ وائلنس ایکٹ 2016 میں یہ بات شامل کر دی گئی ہے کہ انکوائری کرنے والی ٹیم جب چاہے متاثرہ فرد کے گھر میں گھس سکتی ہے۔ جہاں پر متاثرہ فرد کو مقیم رکھا گیا ہو وہاں پر انکوئری ٹیم کبھی بھی اس سے جا کر مل سکتی ہے۔ یہ دفعہ غیر اسلامی ہونے کے ساتھ ساتھ غیر اخلاقی بھی ہے۔ اسلام بنا اجازت کے کسی بھی گھر جانے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔ اس بات کی تصدیق قرآن پاک میں کچھ یوں الفاظ میں کی گئی ہے۔ ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تَدْخُلُواْ بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُواْ وَتُسَلِّمُواْ عَلَىٰٓ أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾[60]

اس آیت میں واضح الفاظ میں غیر کے گھر میں داخلے کی ممانت کی گئی ہے۔ اس میں اس بات کی حکمت ہے کہ ہو سکتا کوئی اس حالت میں نہ ہو اور چاہتا ہو کہ دوسرے بھی اس کو نہ دیکھیں۔ بنا اجازت کسی کے گھر میں جانا ایک غیر اخلاقی حرکت ہے۔ اجازت طلب کے حوالے سے قرآن پاک میں دوسری جگہ پر ارشاد ہے۔ ﴿فَإِن لَّمْ تَجِدُواْ فِيهَآ أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ٱرْجِعُواْ فَٱرْجِعُواْ ۖ هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾[61]

علامہ ابن عاشور اس آیت کی تعلیمات کے متعلق لکھتے ہیں۔ اس آیت میں واضح حکم دیا گیا اور کسی چیز اور حکم کو مبہم نہیں رکھا گیا اگر اس حکم کو دل و جان سے تسلیم کر لیا جائے تو دلوں سے قدورتیں مٹ سکتی ہیں"۔[62] امام مالک فرماتے ہیں: "الاستئذان ثلاث لااحب ان یزید احد علیھا الامن علم انه لم یسمع فلا اری باسا ان یزید اذا استقین انه لم یسمع"[63] "اجازت کو تین دفعہ سے زیادہ طلب کرنا درست نہیں ہے میں اس بات کو پسند نہیں کرتا ہاں اگر اس صورت میں اجازت دوبارہ طلب کر سکتا ہے جب اس کو یقین ہو جائے کہ گھر والے نے سنا نہیں ہے"۔

حاصل کلام:

اسلام اجتماعی خاندانی نظام پر زور دیتا ہے اور تاکہ تمام افراد مل جل کر رہیں اور ایک دوسرے کے خوشی و غم میں شریک ہو سکیں۔ اسلام ایک ایسا معاشرہ تکمیل چاہتا ہے جو کہ گناہوں سے پاک ہو۔ اسلام ایک ایسا تصور پیش کرتا ہے جو س سے بُرائیوں سے پاک معاشرے کی تکمیل ممکن ہو سکتی ہے۔ خاندانی ہم آہنگی بے حد ضروری ہے۔ خاندانی ہم آہنگی افراد کے جذباتی تحفظ کا ذریعہ بنتی ہے جس میں بزرگوں کا ادب، عورتوں کی عزت، اپنے فرائض کی بہتر انجام دہی، دوسروں کے حقوق کا خیال، جنسی بے راہ روی سے دوری، غصے پر قابو، طلاق کی شرح میں کمی، بد نظمی جیسی

بُرائیوں کا خاتمہ ہوتا اور معاشرہ مستحکم ہوتا ہے۔اور میاں بیوی کا رشتہ تو سب سے مقدم ہے اگر ان کے تعلقات درست رہیں گے تو معاشرے کی بنیادیں مضبوط رہیں گی۔رشتوں کے تقدس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے مرد اور عورت کے ازدواجی رشتے کی وجہ سے ان کے درمیان احساس ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔ایک دوسرے کے لیے پیار، شفقت، ہمدردی اور عزت جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے بچوں کے ذہنوں پر بھی مؤثر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ایک دوسرے سے پیار و محبت اور باہمی اتفاقی سلوک دلوں سے حسد اور کینہ جیسی غلاظتوں کو دور کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

اسلام معاشی، معاشرتی، اخلاقی، تمدنی، روحانی، اور سیاسی زندگی کے ایسے اصول فراہم کرتا جن پر عمل پیرا ہو کر ہم ایک مثالی معاشرہ قائم کر سکتے ہیں۔کیونکہ قانون و حق کی بالادستی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔اور پاکستان بطورِ اسلامی ریاست اس بات کی پابند ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات کے مطابق ہی اصول و قوانین بنائیں۔گھریلو تشدد کے متعلق پاکستانی قوانین کا مقصد معاشرے میں امن و امان قائم کرنا ہے۔ لیکن ان قوانین میں چند دفعات ایسی ہیں جو کہ قرآن و سنت کے مطابق ہیں جن میں، ن کے نام درج ذیل ہیں۔ زنا، قذف، لعان، زبردستی شادی، جسم فروشی کی نمائش کے لئے بیچنا اور خریدنا، قرآن سے شادی، وراثت سے محرومی، تشدد، عدالت کی حکم عدولی پر سزائیں شامل ہیں۔اور کچھ ایسی دفعات جو کہ یر اسلامی ہیں اور معاشرے میں بگاڑ کا سبب بن سکتی جن میں عورت کی نافرمانی، میاں بیوی کے درمیان تفریق کا باعث، غلط شکایت درج کرانے کے بعد جھٹلانا، پراپرٹی پر قبضہ۔، شوہر کو GPS کڑا یا بریسلیٹ پہنانا، کیس کی ویڈیو اور ریکارڈنگ حکومتی ویب سائٹ ہر اپ لوڈ کرنا، باربار شکایت درج کرانے کا حق اور انکوئری افسران کا بنا اجازت گھر میں گھسنا وغیرہ شامل ہیں۔ قرآن میں ارشاد ہے بے شک انسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نائب بنا کر بھیجا گیا ہے۔ تاکہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات اور بتایئے ہوئے راستے پر چلے۔اسلامی ریاست کا مقصد انسانی حقوق کا تحفظ، اسلام کا بول بالا کرنا، معاشرتی بُرائیوں کا خاتمہ، عدل وانصاف کو قائم کرنا، اور معاشی فلاح و بہبود ہے۔

تجاویز و سفارشات

- عوام الناس کو گھریلو تشدد کے متعلق بننے والے قوانین کے بارے میں آگہی دی جائے تاکہ معاشرے میں بڑھتی ہوئی تشدد کی شرح کم ہو سکے۔اس سلسلے میں کانفرنسوں کا انعقاد، برقی آلات، اور مطبوعی مواد اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔
- ان قوانین کا مواد چونکہ انگریزی زبان میں ہے اس کو اردو میں بھی شائع کروایا جائے تاکہ ہر شخص کو آسانی سے سمجھ آ سکے اور وہ ان قوانین سے بہتر طور پر استفادہ حاصل کر سکے۔
- گھریلو تشدد کے متعلق بننے والے قوانین کا کسی دوسرے اسلامی ملک کے قوانین کے ساتھ تقابلی جائزہ کیا جائے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

حوالہ جات

[1] قادری، سید احمد عروج، اسلام کے عائلی قوانین، ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، ۲۰۱۷، ص: ۶۰

[2] شابانہ تبسم، عائلی قوانین سے متعلق پاکستانی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کا اسلامی تعلیمات کے تناظر میں تحلیلی و تحقیقی جائزہ، نگران، پروفیسر ڈاکٹر سعید الرحمن، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاوالدین زکریا یونیورسٹی، ۲۰۰۹ء

[3] کلثوم پراچہ، عائلی اختیارات کی بابت زوجین کے مابین معاہدہ کا تصور (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں) جائزہ، نگران، پروفیسر محمد اکرم رانا، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاو الدین زکریا یونیورسٹی ۲۰۱۴ء

[4] مسرت پروین، شادی شدہ خواتین پر گھریلو تشدد کے اسباب و اثرات کے حوالے سے ایک عمرانیاتی مطالعہ، نگرن، پروفیسر، رعنا صبا سلطان، شعبہ عمرانیات، جامعہ کراچی، ۲۰۱۴ء

[5] عائشہ رحمان، حکومت پنجاب کا تشدد کے خلاف تحفظ نسواں ایکٹ ۲۰۱۶ء کا تجزیاتی مطالعہ اور تعلیمات اسلام، نگران، ڈاکٹر محمد ارشد، ادارہ عربی و علوم اسلامیہ، جی سی ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ 2018ء

[6] محمد ارشد علی، حقوق انسانیت اسلام کی نظر، ناشر صبح روشن پبلشر لاہور، ۲۰۱۷ء

[7] محمد متین خالد، حقوق انسانی کی آڑ میں، ناشر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان ۲۰۱۶ء

[8] https://www.rehtadictionary.com, Retrieved Date 7 march 2022, Time 7:01AM

[9] فضل الٰہی، زنا کی سنگینی اور اس کے بُرے اثرات، ناشر، دارالنور اسلام آباد، ۲۰۱۵، ص: ۲۷

[10] بنی اسرائیل ۱۷: ۳۲؛ اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ بے شک یہ بُرائی اور بے حیائی کی راہ ہے۔

[11] النسفی، ابی البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود، تفسیر النسفی (مدارک التنزیل و حقائق التاویل، ص: 2/255، ناشر: مکتبہ رحمانیہ اردو بازار اقراء سنٹر لاہور، 1416

[12] ابو داؤد، سلمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب السنتہ، باب: الدلیل علی زیادۃ الایمان و نقصانہ، مکتبہ دارالسلام۔ الریاض، ۱۴۲۶، ۴: ۵۶۰؛ " جب کوئی زنا کرتا ہے تو اس کا ایمان اس کے اندر سے نکل جاتا ہے۔ اور اس کے سر پر بادل کی طرح منڈلاتا رہتا جب تک کہ اور تب تک واپس نہیں آتا جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلے"۔

[13] السعدی، عبد الرحمن بن ناصر، قرآنی احکام و مسائل، ناشر: جامعہ علوم واثریہ جہلم، ۲۰۱۴، ص: ۳۹۷

[14] النور ۲۴: ۲۳؛ "بے شک جو نیک اور باایمان عورتوں پر زنا کا جھوٹا الزام لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے"۔

[15] النور ۲۴: ۴؛ "جو لوگ نیک پارسا عورتوں پر زنا کا الزام لگاتے ہیں پھر اس پر چار گواہ پیش نہ کرسکیں۔ تو انہیں اسی کوڑوں کی مار کر سزا دو اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو، اور یہی لوگ فاسق ہیں۔

[16] بخاری، محمد اسماعیل، الجامع الصحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب: قول اللہ تعالیٰ (ان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظُلما، مطبوعہ، کراچی، ۲۰۱۶ء، ۲: ۱۳۸؛ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو۔ ان میں سے ایک نیک پارسا پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا ہے۔

[17] جانباز، محمد علی، حکا طلاق، ناشر: مکتبہ قدوسیہ لاہور، ۲۰۱۷، ص: ۸۲

[18] عسقلانی، علی بن حجر، فتح الباری، شرح الصحیح بخاری، الناشر: المطبعتہ السلفیہ و مکتبتھا۔ القاہرہ، ۹: ۴۴۰

[19] النور ۲۴: ۶؛ "جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور ان کی ذات کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو تو ایسے لوگوں میں ہر ایک کا ثبوت کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا ئے کہ میں سچوں میں سے ہوں"۔

[20] بخاری، محمد اسماعیل، الصحیح بخاری، کتاب، نکاح، باب: والخامستہ ان غضب اللہ علیھا، الناشر: دارالسلام۔ الریاض، ۱۹۹۹ء، حدیث: ۴۷۸۴، ۵: ۸۲۹؛ "حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ آپؐ کے دور میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو لعان کیا تو آپؐ نے ان کے درمیان علیحدگی کروادی اور بچے کو ماں کے ساتھ منسوب کر دیا"۔

[21] البقراء ۲: ۲۵۶

[22] بخاری، محمد اسماعیل، الصحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لاینکح الاب وغیرہ البکر والثیب الابرضاھا، ۵۱۳۷، ۵: ۱۹۹؛ "لوگوں نے عرض کی یارسول اللہؐ! کنواری کی رضا مندی کیسے دریافت ہوگی؟ رسول اللہؐ نے فرمایا! کنواری لڑکی کی خاموشی ہاں ہے"۔

[23] النور ۲۴:۳۱: "کہہ دو مسلمان عورتوں سے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کہ جو خود ظاہر ہونے والی ہو۔ اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔

[24] میاں مسعود احمد بھٹہ ایڈوکیٹ، قوانین الحدود و تعزیرات، مطبع: مطبعتہ الحدید۔ چیمبر لین روڈ لاہور، اشاعت: 2005ء، ص: 382

[25] البقرۃ ۲:۲۰۵؛ "اور جب منہ موڑ کر بھاگتا ہے اور زمین میں فساد مچاتا ہے اور کھیتی اور نسل انسانی کو تباہ کرنے کے لئے بھاگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فساد برپا کرنے والے کو پسند نہیں کرتا"۔

[26] قرطبی، احمد بن ابی بکر، الجامع الاحکام القرآن، ناشر، شارع حبیب ابی شھیلا۔ بنایۃ المسکن بیروت۔ البنان، ۱۴۷۸ء، ۱۵۶:۶

[27] النور ۲۴:۳۳

[28] حافظ ذوالفقار علی، تقسیم وراثت کے شرعی احکام، ناشر: غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، اشاعت: ۲۰۱۹ء، ص: ۱۳

[29] انساء ۴:۷؛ والدین اور رشتہ داروں کے ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے۔ پھر چاہے وہ مال کم ہو یا زیادہ اس کا حصہ مقرر ہے۔

[30] الروم ۳۰:۲۱: "اور اس کی نشانیوں میں سے ایک ہم جنس بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے راحت پاؤ۔ اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی پیدا کی، بے شک اس میں عقل والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں"۔

[31] مودودی، مولانا سید احمد، تفہیم القرآن پبلیشر: ادارا ترجمان القرآن لاہور، اشاعت: ۱۹۴۷ء، ۴۴۲:۳

[32] https://ur.m.wikipedia.org، قوت یا تشدد کا ناجائز استعمال. ۲۰۲۲-۱۲-۱۶

[33] یونس ۱۰:۸۸

[34] الدمشقی، عمر بن کثیر القریشی، تفسیر القرآن العظیم پبلیشر: حار طیبۃ للنشر والتوزیع، طبع ۱۹۹۹ء، ۱۹۱:۴

[35] النساء ۴:۳۴؛ "اگر تمہیں ان سے سرکشی کو ڈر ہو ان کو نصیحت کرو اور ان کا بستر الگ کر دو۔ اور انہیں مار کر سزا دو۔ اور اگر وہ اطاعت کرنے لگ جائیں تو ان کو مار کا کوئی رستہ تلاش نہ کرو"[35]۔

[36] اصلاحی، امین احسن، تدبر القرآن، مطبوعہ: فاران فاؤنڈیشن لاہور، اشاعت، ۱۹۷۹ء، ۲۹۳:۲

[37] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح بخاری، کتاب الایمان، باب الدین یسر، ناشر: دار ابن کثیر۔ دمشق بیروت، طبع ۱۴۲۳، رقم الحدیث: ۱:۳۹، ۲۰

[38] العمران ۳:۸۳؛ زمین و آسمان والے اور جو کچھ ان میں ہے سب اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار ہیں۔ پھر چاہے وہ خوشی کے ساتھ کریں یا کراہت کے ساتھ۔

[39] النساء ۴:۵۹

[40] تھانوی، اشرف علی، تفسیر بیان القرآن، مکتبہ، رحمانیہ، مدرس رحمتہ العالمین ڈیفنس روڈ لاہور، اشاعت: ۱۹۳۳ء، ۳۶۹:۱

[41] ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، سنن ان ماجہ، کتاب الجہاد، باب اطاعۃ امام، مطبوعہ، بیروت، رقم الحدیث: ۲۸۶۱، جلد: ۱۶۶:۵

[42] https://www.rehtadictionary.com, Retrieved Date 7 march 2022, Time 7:01AM

[43] النساء ۴:۳۴

[44] مفتی، محمد شفیع، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، طبع: ۱۴۲۹ھ، ۲۰۴:۲

[45] بخاری، محمد اسماعیل، الجامع الصحیح بخاری، کتاب الحیض، باب: باب مباشرۃ الحائض، رقم الحدیث: ۳۰۴، ۴۶۳:۳؛ عورتوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو نبی کریم ﷺ نے اس کی دو وجوہات بیان کیں۔ ایک تم لعن طعن کرتی ہو اور دوسری اپنی شوہر کی نافرمانی اور ناشکری کرتی ہو۔

[46] النساء ۴:۱۲۸؛ اگر تمہیں عورتوں کی بے پرواہی اور بدذہنی کا ڈر ہو، پس اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان صلح کر دو اور صلح میں خیر ہے۔ اور لالچ ہر نفس میں شامل کیا گیا، اور اگر تم احسان کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم جو کرتے ہو ان سے باخوب واقف ہے"۔

[47] سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان القرآن، شیخ الحیث دادالعلوم نعمیہ کراچی، ناشر، اردو بازار لاہور، اشاعت: ۱۴۳۰ھ، ۸۶۰:۲

[48] القزوینی، محمد بن یزید، سنن، کتاب النکاح، باب معاملۃ المراۃ بشکل جید، دار الجیل۔ بیروت، ۱۴۱۸، رقم الحدیث: ۱۹۷۸، ۴۷۸:۳

[49] ابو داؤد، سلمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب فی کراھیۃ الطلاق، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض ۱۴۲۰، رقم الحدیث: ۲۱۷۷، ص: ۳۱۵

[50] الموسوعۃ الفقھیۃ، طباعۃ ذات اسلاسل۔ الکویت، وزارۃ الاوقاف والشون الاسلامیۃ۔ الکویت، طبع ثانی: ۱۴۰۴، ۳۲: ۱۴۰؛ غلط اطلاع دینے والے کو جھوٹا اور فسق کہتے ہیں۔ فسق سے مراد کسی چیز کا نکل جانا ہے۔ دین سے انحراف کرنا اللہ تعالیٰ کے احکامات سے تجاوز کرنا۔ فسق کی اصل بے حیائی ہے۔ جیسے کسی چیز کا چھلکے سے نکل جانا۔ اصطلاح میں الشوکانی فرماتے ہیں: پیروی سے باہر ہو جانا کسی چیز کا حد سے باہر ہو جانا۔ اور یہ بڑا گناہ ہے۔

[51] الحجرات ۴۹:۶؛ "اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کو اچھے طریقے جانچ پرکھ کر لو پھر ایسا نہ ہو کہ اسی نادانی میں کسی قوم پر ظلم کر بیٹھو اور بعد میں اس پر پچھتانا پڑے"۔

[52] داؤد، سلمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب التشدید فی الکذب، حدیث: ۴۹۹۲، ص: ۸۰۷

[53] النساء ۴:۱۹

[54] ایضا ۴: ۲۰؛ "اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ کر چکے ہو تو پہلی کو اگرچہ بیت سارا مال دے چکے ہو تو ان میں سے کچھ بھی اپنے پاس نہ رکھو، تو کیا تم بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لو گے؟"

[55] .Fourm.mohadis.com thread/www.daily pakistanurdu point/ com,p=390

[56] البقرہ ۲:۲۲۸

[57] الترمذی، محمد بن عیسی، الجامع الکبیر، کتاب الرضاع، باب: فی حق الزوج علی المراۃ، دار الغرب اسلامی، ۱۹۹۶، رقم الحدیث: ۱۱۵۹، ۲: ۴۵۳

[58] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المظالم والغصب، باب لایظلم المسلمُ والایُسلِمہُ، رقم الحدیث: ۲۴۴۲، ۲:۱۹۰

[59] الترمذی، محمد بن عیسی، الجامع الکبیر، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء ان المجالس امانۃ، رقم الحدیث: ۱۹۵۹، ۳: ۵۰۹

[60] النور ۲۴: ۲۷؛ "اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں تب تک داخل نہ ہو جب تک تم ان سے اجازت طلب نہ کر لو۔ اور اس کے سلام نہ کر لو، اور اسی میں تمہارے لیے بہتری ہے تا کہ تم نصیحت پکڑو"۔

[61] النور ۲۴: ۲۸؛ "اور اگر تم وہاں پر کسی کو نہ پاؤ تو اجازت کے اندر داخل نہ ہو۔ پھر اگر تمہیں لوٹ جانے کا کہیں پس تم لوٹ جاؤ، یہ تمہارے لیے پاکیزہ ہے، بے شک خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو"۔

[62] ابن عاشور، علامہ ابن عاشور، تفسیر التحریر والتنویز، الناشر: الدار التونسیۃ للنشر، اشاعت: ن م، ۱۸: ۱۹۶

[63] القرطبی، احمد بن ابی بکر، الجامع الحکام القرآن (تفسیر قرطبی)، مؤسۃ الرسالۃ، بیروت۔ لبنان، ۱۴۷۸، ۱۲: ۲۱۴